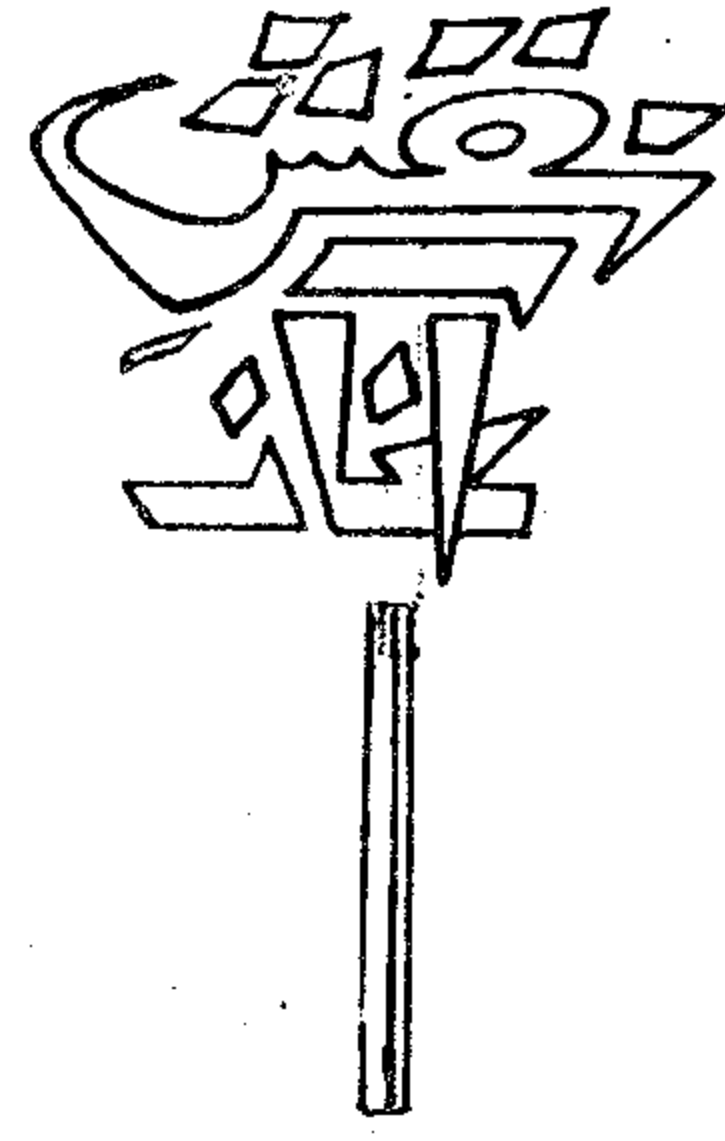


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سینٹ میں شریعت بل کی منظوری

کے بعد

ارکان قومی اسمبلی کی تازک و مزاری



سینٹ آف پاکستان نے بالآخر ۱۳ مئی ۱۹۹۰ء کو مولانا سید الحق مدظلہ اور مولانا قاضی عبداللطیف مدظلہ کے پیش کردہ پرائیویٹ شریعت بل کو کم و بیش پانچ سال کی طویل ترین مدت اور ہمہ پہلو بحث و تجویس کے بعد متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے۔ یہ خالص خدا تعالیٰ کا فضل و کرم اور صرف اسی ہی مہربانی تھی کہ امت کے مشائخ و صالحین کی بارگاہ ربوبیت میں آہ و زاری اور دعائے مستجابہ، دینی و سیاسی جماعتوں، مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، ارکان سینٹ اور عامۃ المسلمین کا بھرپور اور غلصانہ تعاون شامل ہوا۔ بالآخر متعدد کمیٹیوں استصواب رائے، نظریاتی کونسل اور سینٹ کے ہمہ پہلو ممکنہ بحث و تنقید کے مراحل، پانچ سالہ صبر آزما جدوجہد اور ان تھک مساعی کے بعد محکم شریعت بل ہزار خالفتوں، بے پناہ رکاوٹوں، اپنوں اور پرائیو کے ملامتوں، معتبر ضبین کے لعن طعن، سیاسی فضا کی ناہمواریوں کے باوجود سیاست کامیاب حکمت عملی سے دعوت و عزیمت کی شاہراہ پر چل کر ۱۳ جون ۱۹۸۵ء کو سینٹ کے پہلے اجلاس میں اپنے پیش کردہ پرائیویٹ شریعت بل کو ۱۳ مئی ۱۹۹۰ء میں متفقہ طور پر منظور کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ والحمد للہ علی ذلک

تحریک آزادی اور تحریک پاکستان میں علماء و رہنما کا بنیادی کردار، ۱۹۴۹ء کی دستور ساز اسمبلی میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی قرارداد مقاصد، ۱۹۷۳ء کے دستور میں مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور مولانا عبدالحقؒ کا ملک کے اساسی نظریات کے آئینی تحفظ میں کامیاب مساعی، ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا پارلیمنٹ سے باہر مجلس عمل کی بھرپور قیادت، مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا عبدالحقؒ کا پارلیمنٹ کے اندر مزاحمت کی تکفیر کا پارلیمانی اور تاریخی کارنامہ، ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں مولانا مفتی محمودؒ کی موثر راہ نمائی اور ۱۹۸۵ء کے جمہوری اداروں میں برصغیر کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی مرتبہ سید الحق اور مولانا قاضی عبداللطیف کا ایوان بالا سینٹ میں شریعت بل کے نام سے جامع اسلامی مسودہ قانون پیش کرنا، پھر متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی تحریک نفاذ شریعت اور

کی سرپرستی و قیادت ڈیڑھ سال قبل کے سیاہ ترین انقلاب کے موقع پر متحد علماء کو نسل کی تشکیل اور مولانا سید الحق کا مؤثر کردار اور اب مئی ۱۹۹۰ء میں برصغیر کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک پراسیویٹ جامع مسودہ قانون شریعت (شریعت بل) کا سینٹ سے متفقہ طور پر نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۰ء کے نام سے منظور کرانا، علماء حق کے کردار اور تاریخ و دعوت و عزیمت کی ایسی لازوال کڑیاں ہیں جو باہمی طور پر ایک دوسرے سے متماثل، مربوط اور مرحلہ و انسپیش رفت کا ارتقار اور تاریخ کا ایسا روشن باب ہے جسے ملک کے اجتماعی نظام میں اسلامی تعلیمات کے مطابق انقلابی عملی تبدیلیوں کا مؤثر اور کامیاب ترین نکتہ آغاز قرار دیا جاسکتا ہے۔



شریعت بل کیا منظور ہوا؟ کہ پورے ملک میں جہت ایمانی، غیرت اسلامی اور دینی دروس سے سرشار مسلمانوں میں فحش و انبساط و رجوش مسرت کی لہر دوڑ گئی پورے ملکی سطح پر چھوٹے بڑے شہروں اور عالم اسلام کے مختلف مراکز میں اجتماعات منعقد ہوئے اور اگلے مرحلے میں قومی اسمبلی سے اس کو منظور کرانے کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ بھرپور عملی اقدام کے عزم کئے گئے۔ بیداری کی یہ لہر اور نفاذ شریعت کے بلند ترین عزم کے یہ انقلاب آفرین نتائج، دراصل شریعت بل کے نفاذ، غلبہ حق کی کوشش، نوائے حق کی بانسری اور اس کی روح پرور آواز ہے۔ جس نے اندرون ملک سمیت پوری اسلامی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ پاکستان کی سرزمین اس آواز حق سے گونج رہی ہے۔ باطل کے درو دیوار لرز گئے، جعلی اسلام پسندی، کھوکھلے نعروں اور منافقانہ پالیسیوں کا پردہ چاک ہونے لگا۔ یہ درست موقف، حق پر استقامت، خالص اسلامی سیاست، اتحاد و یگانگت، خلوص و دیانت، مقصد سے لگن اور جذبہ انقلاب اسلامی کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ سینٹ میں مولانا سید الحق اور ان کے رفقاء کی بھرپور مساعی سے کہ من فسطیہ قلیلة غلبت فسطیہ کثیرة باذن اللہ کا واقعی ثبوت اور عملی صداقت ایک بار پھر پوری دنیا پر واضح ہو کر سامنے آگئی۔ مگر یاد رہے کہ یہ نہ منزل ہے اور نہ قوم اس سے میلانے مقصود تک پہنچ سکتی ہے ع

کہ ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں

شریعت بل ملک کے ہر فرد اور بچے بچے کی جان و دل بن چکا ہے۔ مگر کچھ ازلی بد نصیب ایسے بھی ہیں جن کا دل روشنی ایمان سے محروم، جن کا باطن اسلام کی خاطر مر مٹنے کے جذبات سے عاری، جو آنکھوں کے نہیں دل کے اندھے ہیں جن کا شہنائے مقصود میلانے اقتدار ہے جن کا مقام استخوان اقتدار میں دم بریدہ سگائے دنیا سے کم نہیں وہ اسے اب بھی تنگ نظری اور فرقہ واریت پر حمل کرتے ہیں۔ حکمرانوں سمیت تمام تر باطل طاقتیں

ایک قوت بن کر شریعت بل کے دفعات و جزئیات، اسلامی احکام سے کھلی بناوت، اسلامی قوانین اور مذہبی شعائر کا کھلم کھلا مذاق اڑانے کے منصوبے بنا کر میدان میں اتر آئے ہیں۔ یہ غیر ملکی ایجنٹ اور استعماری طاقتوں کے اکٹھے کار ہیں۔ جو ملک کو ایک بار پھر ایک روح فرسا، بدترین انقلاب اور طوفان بلا خیر سے دوچار کرنے کا عزم کر چکے ہیں۔ ایسوں کے خرمین و جل و تلبیس پر شریعت کی منظوری صاف عقہ بن کر گری۔ اور اب ان کی سازشوں کا چکر تیر تیر اور گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ وہ نویں ترمیمی بل اور ضیاء الحق مرحوم کے شریعت آرڈی نانس کی طرح شریعت بل کو بھی ڈائنامیٹ کر دینا چاہتے ہیں۔ مگر یہ کام اتنا آسان نہیں شریعت بل وقت کی ضرورت، قوم اور ملک کی تقدیر، اسلامیان ملک کے دلوں کی دھڑکن اور جمہور مسلمانوں کی دیرینہ آرزو کی تکمیل کی عملی تعبیر بن چکا ہے۔ حکمران ہمیشہ سے نفاذ شریعت کے مزدے ہی مزدے سناتے رہے۔ عمار حق کے مساعی سے مسلسل پانچ سال شریعت بل کے عنوان سے نفاذ شریعت کی جو پارلیمانی اور اپنی طور پر مساعی کا مینا پیش رفت کے طور پر آگے بڑھ رہی ہیں عملاً اس کی بھی درگت بنائی جاتی رہی۔ جمہوریت آئی تو نئے وعدے اور دعوے ہمراہ لائی مگر اسلامائیزیشن کے اقدامات، اندرون خانہ نظام شریعت بالخصوص شریعت بل کو تباہ کر دینے کے عزائم کھل کر سامنے آتے رہے اور اب سینٹ میں اس کی منظوری کے بعد نو بےس کچھ چھک پڑا۔ حکمرانوں کے عزائم، کردار اور اندرون باطن ان کے مذموم ارادے پوری دنیا کے سامنے طشت از باہم ہو گئے۔ حکومتی کردار اب صرف یہی رہ گیا ہے کہ شریعت بل کا راستہ روکا جائے۔ اور ان مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے ان کے پاس دین کے مسلمات سے تلاعب، تمسخر اور اسلامی قوانین و تعلیمات کو مشق ستم بنانے کے سوا کچھ نہیں رہا۔ مگر یاد رہے کہ حکمرانوں کے اس طرز عمل سے مسلمانوں کی مزید دل شکنی، فطریہ پاکستان سے انحراف، باہمی تفریق و انتشار ملکی سالمیت کے نقصان اور سوائے ضیاع سرمایہ اور وقت اور پوری امت سے حصول ملامت و لعنت کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔



شریعت بل کی منظوری کا اگلا مرحلہ قومی ملکی اور ملی اعتبار سے بے حد نازک اور حساس مرحلہ ہے اور دیکھنا ہم سمجھتے ہیں کہ یہ موقع بھی ارکان پارلیمنٹ سمیت حکومت اور ارباب اقتدار کو اپنا عاصبہ کرنے اور نفاذ شریعت کے بارے میں اپنا رویہ اور پالیسی بدلنے کی ایک مہلت ہے۔ سینٹ میں شریعت بل کی منظوری سے پورے ملک اور تمام عالم اسلام میں جس قدر زور شور اور جذبہ و اشتیاق سے اجتماعات منعقد ہوئے اور جس طرح ناقابل تسخیر عزائم کا اظہار کیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی فیصلے بدلنے والے ہیں انشاء اللہ وہ وقت قریب آنے والا ہے کہ اسلامی اقدار کی توہین، شرعی قوانین کی تحقیر، قرآنی حدود اور سزاؤں کو شب و روز وحشیانہ قرار دینے

کی مالاچیتے رہنے کے بجائے شریعت بل کو منظور اور نافذ کرنا ہوگا۔ یا پھر اپنے پیش روؤں کی طرح ایک داستان عبرت، ایک بدترین انجام ذلت اور رسوائی کی موت مرنا ہوگا۔

پوری قوم جانتی ہے کہ شریعت بل کا مسئلہ صرف محکمین شریعت بل، جمعیتہ علماء اسلام، ارکان سینیٹ اور صرف برصغیر کا نہیں بلکہ اب یہ مسئلہ روئے زمین پر بسنے والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر نام بیواہتی اور دربار رسالت کی چوکھٹے سے تعلق رکھنے والے ہر ادنیٰ سے ادنیٰ کارکن کا ہے۔ اگلے مرحلے میں جب کہ شریعت بل قومی اسمبلی میں جانے والا ہے اگر اس موقع پر کسی بھی پارٹی، سیاسی گروہ یا ارکان اسمبلی نے اللہ کے دین اور اس کی شریعت کے مقابلہ میں سدا راہ بننے کی مذموم کوشش کی تو قوم کبھی انہیں معاف نہیں کرے گی۔ اگر خدا نخواستہ ارکان اسمبلی نے اس موقع پر بھی فہم و تدبیر، تجربات ماضی کا شعور، عاقبت اندیشی اور ملی و سیاسی سمجھ بوجھ سے کام نہ لیا اور اب کے بارے میں محض مخالفت اور عدولت، مجرمانہ سکوت اور غفلت کا ارتکاب کیا تو خطرہ ہے کہ سرخ انقلاب اور باطل نظریات کا سیلاب ملت کی طوفان رسیدہ اور ہچکولے کھاتی ہوئی کشتی کو بے نڈوبے اور خدانہ کرے کہ ملکی سالمیت اور ملی وحدت کا سفینہ ہلال مراد پر پہنچنے سے قبل سیلاب کی نظر ہو جائے۔ ولا فعلا اللہ۔



ایسے حالات میں کشتی ملت کو منجہ دار اور ظالم خیر طوفاں سے نکلانے اور سالمیت و عافیت سے ساحل مراد تک پہنچانے کا ایک اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ نظام شریعت کا مکمل نفاذ جس کا آخری اور سخت جان مرحلہ پریسٹیج شریعت بل کا قومی اسمبلی سے منظور کرنا اور صدر کی توثیق کے بعد اس کا مکمل عملی نفاذ ہے۔ جو ملکی سالمیت، بقا و تحفظ، ترقی و استحکام، معاشی عدل و انصاف، قوم کی فکری رہنمائی و ہم آہنگی، قانون کی نظر میں حکمران اور عوام کی برابری، اتحاد و امت اور وحدت ملت کا ضامن ہے۔ لہذا قوم و ملت کے ہر ذی شعور فرد، دینی جماعتوں کی قیادت، سیاسی جماعتوں کے زعماء اور ملک میں اسلامی انقلاب کے بھی خواہوں کے لئے تحریک نفاذ شریعت کے محفوظ اور مضبوط پلیٹ فارم پر جمع اور متحد ہونے کا یہ بہترین اور سنہری موقع ہے ہم اس موقع پر پوری قوم کی دینی و سیاسی اور سنجیدہ قیادت سے بھرپور اپیل کے ساتھ یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اسی ایک راستہ اور مقدس مشن اور مشترکہ پلیٹ فارم پر قوم کے تمام طبقات کو متحد اور منظم کر کے دجل و تبیس کے سارے نشانات ایک ایک کر کے مٹا دیں گے۔ ملک میں میکیا ولی سیاست اور دجالی کفر کو جب تک پوری طرح ٹھکانے نہیں لگا دیا جائے گا پوری امت اپنے محبوب پیغمبر کے سامنے سرخرو نہیں ہو سکے گی۔

اب کے بار پوری قوم کو اسلام کے شجر طوبی کے سایہ عاطفت اور قصر شریعت کی پناہ میں رہنے کا قطعی قطعی فیصلہ کرنا ہوگا۔ وہ اپنے تمام اغراض و مصالح سے بے نیاز ہو کر اس کی ہر دیوار اور بنیاد کو اعدائے اسلام

سے بچانے کو اپنی مساعی کے اہل ف اور اسے اپنا فرض منصبی سمجھے گی۔ تو جو طاقتیں اور باطل قوتیں نفاذِ شریعت بل کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے یا اس میں تحریف کرنے کی ناسعد و سعی کریں گے انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست نابود و تاراج اور مغلوب کر دیا جائے گا۔

بہر حال شریعت بل کی منظوری کا اب کا مرحلہ بھی بڑا حساس اور ذمہ داری کا مرحلہ ہے لہذا جمیعت اسلامی اور غیرت دینی سے سرشار مسلمانوں کو یہ یقین کر لینا چاہئے کہ یہ وقت باہمی اختلافات، اگر وہی تعصب، فرقہ بندی، کمرٹٹ لینے اور جمل و صفین کا نہیں بلکہ وحدت و اتحاد، مضبوط سیاسی قوت، بیدار مغزئی، حزم و احتیاط، عزم جہاد اسلامی انقلاب اور عملی اقدام کے اعتبار سے بدرجہا نین کا وقت ہے۔ وہ دیکھئے! خلفائے راشدین ائمہ مقبوعین، سلف صالحین کے ارواح بلکہ خود گنبد خضراء کے یکن حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا رۃ مک رہے ہیں کوئی شاہین؟ جو نفاذِ شریعت، نظام خلافت راشدہ، ناموس رسالت، ناموس صحابہؓ اور عظمت اسلام کے پرچم تلے امت کی وحدت کا دائمی بن کر آگے بڑھے۔ اور ملکی تاریخ کے اس نازک اور حساس ترین مرحلہ میں اپنے بھرپور کردار سے پوری قوم یا امتیاز محمد کو جب روزِ محشر حضورؐ کا سامنا ہو تو سب کو سرخرو کر دے ۵

گوئے توفیق و سعادت در میاں افگندہ اند
کس میدانِ درنہ آید سوارانِ راجہ شد

مولانا صدیق شہید مولانا محمد شریف کشمیری اور دیگر علماء کرام کا سانحہ ارتحال

گذشتہ ماہ جمعیتہ علماء اسلام کے مشہور رہنما، برصہ معراج العلوم بنوں کے مہتمم اور شیخ الحدیث سابق ایم این اے حضرت مولانا صدیق شہید بھی طویل علالت کے بعد اس دارِ فانی سے انتقال کر گئے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم جید عالم دین حق گو اور بیباک راہ نما کامیاب مدرس اور اسلام کے عظیم سپوت تھے۔ بھٹو دور میں اسمبلی میں ان کی استقامت اور مجاہدانہ کردار، مولانا مفتی محمود اور مولانا عبدالحقؒ کی رفاقت اور گذشتہ دس گیارہ سال میں ان کا سیاسی موقف اکابر علماء سے وابستگی اور پختگی ان کی ذاتی کردار کی بلندی اور شخصیت کی عظمت کی واضح دلیل ہے۔ مرحوم کا سانحہ ارتحال نہ صرف ان کی نسبی اور روحانی اولاد ان کے متعلقین و احباب جمعیتہ علماء اسلام بلکہ پوری ملت کے لئے ایک عظیم نقصان ہے جس کی تلافی برسوں ناممکن ہے۔ ادارہ مرحوم کے لائق فرزندوں اور پسماندہ گان کے ساتھ غم و حزن میں برابر کا شریک بلکہ خود تعزیت کا مستحق ہے باری تعالیٰ